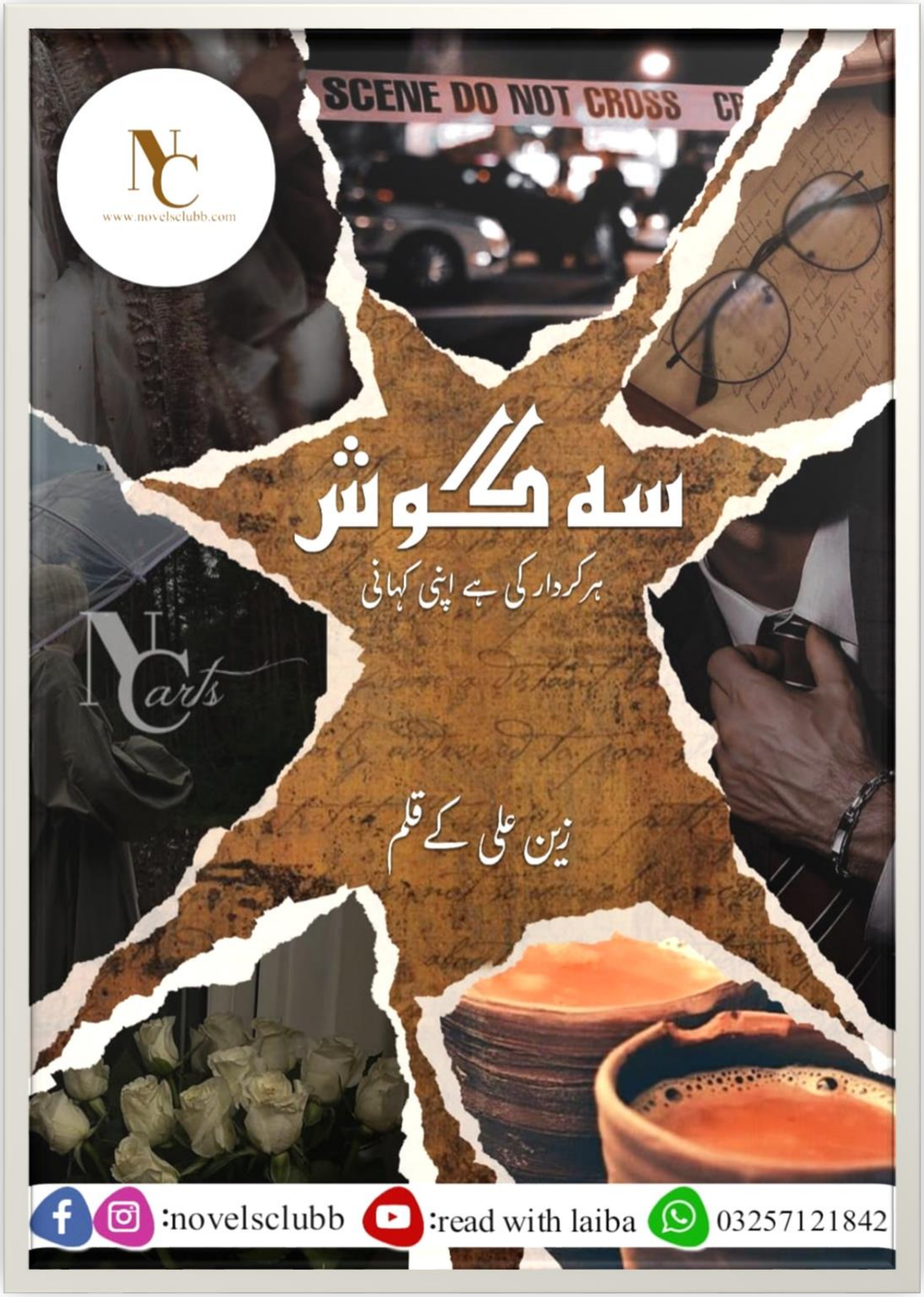
SCENE DO NOT CROSS
www.novelsclubb.com
سہ گوش
ہر کردار کی ہے اپنی کہانی
زین علی کے قلم
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

سہ گوش

از قلم

زین علی

www.novelsclubb.com

سہ گوش

از قلم زین علی

قسط نمبر 05

نظر آئیں گیں کچھ کہانیاں

مڑ کر اگر دیکھا جائے تو

یہ بات ہماری کہانی سے بہت سال پہلے کی ہے۔چمن پور اس وقت بہت خوشحال تھا اور وہاں رہنے والے لوگ بھی زندہ دل تھے۔

www.novelsclubb.com

لیکن پھر کچھ ایسا ہوا کہ سب کی زندگی بدل گئی۔

نئ حویلی اس وقت زیرِ تعمیر تھی اور بڑی حویلی میں اس وقت کافی چہل پہل تھی۔

بڑی حویلی شاندار تھی۔

بڑے چودھری اپنے کمرے میں تیار ہو رہے تھے اور سلطان اور جہان اپنے کمروں میں اپنی اپنی تیاری کر رہے تھے۔

نیچے بڑے سے لونگ روم میں آئیں تو چاندنی تیار بیٹھی ان سب کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ ہمیشہ تینوں مردوں سے پہلے تیار ہو جاتا کرتی تھی۔ اس نے ہمیشہ کی طرح خوبصورت بھاری ساجوڑا پہن رکھا تھا۔ کانوں میں بڑے گول جمکے اور گلے میں سینے تک آتا ہار پہن رکھا تھا۔

اس بڑی سی حویلی میں تین مرد، ایک لڑکی اور چند ملازموں کے سوا اور کوئی بھی نہیں رہتا تھا۔ بڑے چودھری کے اماں ابا کب کے خدا کو پیارے ہو گئے تھے اور انکی زوجہ کو گزرے بھی کئی سال ہو چکے تھے۔

جہان اسے سیڑھیوں سے نیچے آتا دکھائی دیا۔ اس نے سیاہ سوٹ پہن رکھا تھا۔ اس نے بالوں کو جیل لگا کر اوپر کی طرف سیٹ کیا ہوا تھا۔ اسے اپنے بالوں سے بہت محبت تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''بھائی لڑکیوں سے زیادہ وقت لیتے ہو آپ تیار ہونے کیلئے۔'' چاندنی نے منہ بنا کر کہا تھا۔'' بڑے بھائی کدھر ہیں اور ابا میاں۔۔۔ان کی لمبی چوڑی تیاری مکمل نہیں ہوئی کیا ابھی تک۔''

''ہو گئی ہے تیاری۔۔۔چندہ۔'' یہ سلطان تھا۔

اس دور میں بھی اسکی آواز میں رعب تھا۔

سلطان ان دونوں سے بڑا اور بڑے چودھری کی پسندیدہ اولاد تھا۔اس نے بھی جہان کی طرح سیاہ سوٹ پہنا ہوا تھا اور اسکی طرح ہی وجیہہ لگ رہا تھا۔وہ دونوں بھائی ایک سے بڑھ کر ایک تھے۔

وہ بھی قدم قدم چلتا انکے قریب آگیا اور پیچھے سے ابا میاں بھی آ چکے تھے۔ انکی شخصیت کافی شاندار قسم کی تھی۔بھاری لیکن چست جسم اور بڑی گھنی مونچھیں۔

انکی آنکھوں میں حد درجہ سنجید گی تھی۔

''چلیں ابا۔'' چاندنی بولی تھی۔

''ہاں میری بچی چلو۔'' وہ پیار سے بولے تھے۔انکی آواز خاصی رعب دار تھی۔

سلطان ان پر گیا تھا، آواز اور پرسنالٹی کے معاملے میں۔

وہ چاروں پورچ میں کھڑی اپنی شاندار مہنگی گاڑی میں بیٹھ گئے۔ڈرائیونگ سلطان کو کرنی تھی اور آگے اسکے ساتھ ابا میاں بیٹھے تھے۔

وہ چاروں شہر جارہے تھے۔سلطان کا رشتہ طے کرنے۔

---☆☆☆---

www.novelsclubb.com

چند ہفتے بعد سلطان کی منگنی ہو گئی تھی اور ایک ماہ بعد اس کی شادی اپنی چچا کی بیٹی شازیہ سے ہو جانی تھی۔

یہ رشتہ سلطان کی امی نے اپنی حیات میں طے کیا تھا۔یہ رشتہ شازیہ اور سلطان کے بچپن میں ہی ہو گیا تھا۔

ابا میاں اور شازیہ کے ابا دو ہی بھائی تھے۔ تیسرا کوئی بھائی تھا نہ بہن۔

شازیہ کے ابا یعنی سلطان کے چچا بہت سال پہلے شہر شفٹ ہو چکے تھے اور وہاں انکا کافی اچھا کاروبار تھا۔ وہ جاتے ہوئے بھائی سے جائیداد کا بٹوارہ کر چکے تھے۔ جائیدار کے نام پہ اکثر بھائیوں میں لڑائی جھگڑا ہو جاتا ہے لیکن یہاں ایسا نہیں تھا۔ ابا میاں نے بہت خوش اخلاقی سے اپنے بھائی کے ساتھ جائیداد کا بٹوارہ کیا تھا۔

چھوٹا بھائی شہر جانا چاہتا تھا اور ابا میاں نے اسے جانے دیا تھا۔

شازیہ کافی پڑھی لکھی اور سمجھدار تھی۔ سلطان کی طرح زیادہ خوبصورت تو نہیں تھی لیکن اس سے کم بھی نہیں لگتی تھی۔

دونوں ایک ساتھ ٹھیک لگتے تھے۔

---☆☆☆---

چاندنی اپنی سہیلیوں کے ساتھ شہر سے بہت ساری شاپنگ کر کے آئی تھی۔ جہان بھی انکے ساتھ شہر گیا تھا کیونکہ کسی مرد کو تو ساتھ جانا ہی تھا۔

جہان اور چاندنی دونوں پکے دوست تھے۔دونوں کی پیدائش میں دو سال کا فرق تھا۔دونوں ہمیشہ اپنی باتیں ایک دوسرے کو بتاتے تھے۔سلطان زیادہ تر ابا میاں کے ساتھ ہی ہوتا تھا اور کاروبار چلاتا تھا۔جہان کے اپنے شوق تھے اسے ابا میاں کے کھیتوں اور دوسرے کاروبار میں زیادہ دلچسپی نہ تھی۔اسے آرٹ میں زیادہ دلچسپی تھی۔وہ اکثر چاندنی کو سامنے بٹھا کر اسکی پینٹنگ کیا کرتا تھا۔وہ ہمیشہ سے شہر جاکر آرٹ سیکھنا چاہتا تھا لیکن ابا میاں نے اسے بزنس سکول بھیج دیا تھا۔وہ بزنس سیکھ کر بھی ابا میاں کے کاروبار کو نہیں سنبھال رہا تھا یہ کام سلطان ہی کر رہا تھا اور وہ ہی کر سکتا تھا۔

جہان نے ایک آرٹ کلاس جوائن کر لی تھی لیکن یہ بات چاندنی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا تھا۔

چاندنی ہمیشہ اسکو سپورٹ کرتی تھی۔اکلوتی بہن جو تھی اسکی۔

---☆☆☆---

www.novelsclubb.com

ایک ماہ کی تیاری کے بعد سلطان کی شادی بہت دھوم دھام سے کی گئی۔ابا میاں نے پورے گاؤں کو ولیمے پہ دعوت دی تھی۔

بھابھی کے آتے ہی جیسے چاندنی اور جہان کو ایک نئی دوست مل گئی تھی۔وہ بھی انکے گروپ میں شامل ہو گئی لیکن وہ ان دونوں جیسی زندہ دل نہیں تھی۔وہ نا راتوں کو جاگ کر انکے ساتھ سانپ سیڑھی کھیلتی تھی نہ کیرم۔شازیہ ہمیشہ اپنے کاموں میں مصروف رہتی تھی۔چاندنی بھی دھیرے دھیرے ان سے دور ہونے لگی اور جہان تو پہلے بھی اتنا خاص فری نہیں تھا ان سے۔

شازیہ روز نئے نئے کھانے بنا کر ابا میاں کی پسندیدہ بن چکی تھی۔وہ عقل مند تھی۔اسے گھر چلانا آتا تھا۔

کچھ لڑکیاں پڑھائی میں تیز ہونے کے ساتھ ساتھ گھر چلانے میں بھی ماہر ہوتی ہیں۔ایسی لڑکیوں میں شازیہ شامل ہوتی تھی۔

چاندنی شہر جاتی تھی۔وہ یونیورسٹی میں پڑھتی تھی تو اسے گھر کے کاموں میں دلچسپی لینے کا وقت بہت کم ملتا تھا۔چاندنی اپنے ڈرائیور کے ساتھ شہر آتی جاتی تھی۔ویسے بھی شہر زیادہ دور نہ تھا چند میل کے فاصلے پہ ہی تھا۔

چاندنی ہمیشہ خوش رہنے والی لڑکی تھی لیکن اسے محبت ہو گئی تھی اور اسی دوران گھر میں اسکے رشتے کی بات چلنے لگی۔

اسے ایک امیر خاندان کے لڑکے سے محبت ہو گئی تھی۔اسے یہ بات معلوم تھی کہ اسکے گھر والے اس رشتے پہ کبھی راضی نہیں ہو گے۔اس نے جہان کو سب بتایا تو اس نے ابا میاں اور بھائی سے بات کی تھی لیکن انہوں نے صاف انکار کر دیا اور چاندنی کیلئے اپنی مرضی کا رشتہ تلاش کرنے لگے۔

جب سب راستے بند ہو گئے تو چاندنی اس لڑکے کے ساتھ بھاگ گئی اور پھر کبھی نہیں لوٹی۔

اس کا بھاگ جانا غلط تھا یا ٹھیک۔یہ فیصلہ وہ اس وقت نہیں کر پائی۔

چاندنی نے ایک لڑکے کی خاطر اپنا گھر چھوڑ دیا تھا۔وہ یہ تو نہ جانتی تھی کہ یہ محبت میں کی گئی بیوقوفی ہے یا محبت میں کیا گیا ایک خود غرض فیصلہ۔

لیکن وہ یہ قدم اٹھا چکی تھی۔

جہان اسکے جانے سے بہت دکھی ہو گیا تھا۔اس نے ابا کو بہت سمجھایا لیکن ابا میاں چاندنی سے سخت ناراض تھے اور غصے میں تھے۔

ابا میاں نے اسے تلاش کرنے کی کوشش کی نہ وہ ضرورت سمجھتے تھے۔

''میرے لئے وہ مر گئی۔''سلطان نے اسے تلاش کرنے والی بات کی تو ابا میاں نے کہا تھا۔''اسے تلاش کرنے کی ضرورت نہیں۔وہ جا چکی ہے۔وہ واپس آ بھی گئی تو کیا فائدہ۔اسے ہم سے محبت ہوتی تو وہ ہمیں چھوڑ کر جاتی ہی نہیں۔اسے ہم سے محبت تھی ہی نہیں۔''

''لیکن ابا وہ میری بہن ہے۔''جہان نے دکھ سے کہا تھا۔

مگر چاندنی اس گھر کو چھوڑ کر جا چکی تھی۔اپنے بھائیوں اور ابا کو چھوڑ کر جا چکی تھی۔لیکن قسمت اسکے ساتھ کیا کھیل کھیلنے جا رہی تھی وہ اس بات سے انجان تھی۔

اس حویلی اور چمن پور میں اب سب بدلنے والا تھا۔

---☆☆☆---

ہم ماضی کے ان بکھرے حصوں سے نکل کر کہانی کے حال میں آتے ہیں

جہاں زیادہ اہم واقعات ہونے جا رہے ہیں۔

تو چلتے ہیں جہان عاکف کے آفس میں جو کہ عاکفس (بلڈنگ کا نام) کے سب سے اونچے والے فلور پر ہے۔

وہ تیز تیز چلتا ہوا اپنے باس کے آفس میں گھس گیا۔اندر سے اسکے باس کی چیخ چیخ کر اپنے سیکرٹری کو باتیں سنانے کی آواز باہر آنے لگی۔

www.novelsclubb.com

''تم سے کوئی کام ٹھیک سے نہیں ہوتا جاہل کہیں کے۔پتا نہیں میں نے تمہیں رکھا کیوں ہوا ہے۔بیوقوف کہیں کا! نکلو یہاں سے اور کام پورا کرو۔''

وہ آفس سے باہر نکل آیا۔یہ جہان کا سیکرٹری زیب تھا۔چالاک شکل والا۔ کچھ لوگ شکل سے ہی چالاک لگتے ہیں اور زیب ان لوگوں میں سے ہی ایک تھا۔

جہان نے اسے اپنے ایک کلائنٹ کی جاسوسی کرنے کو کہا تھا لیکن وہ ملک چھوڑ کر چلا گیا اور زیب کو اس بات کی خبر تک نہ ہوئی۔اسی وجہ سے صبح صبح جہان اسے سنا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

زیب آفس سے نکل کر اپنے ٹیبل پہ آ کر بیٹھ گیا۔ٹیبل پہ رکھے ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے لگی۔

''ہیلو۔۔۔جہان اینڈ کو۔۔۔آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں۔''وہ خود کو نارمل کرتے ہوئے بولا تھا۔

''میرب بات کر رہی ہوں۔ مجھے جہان صاحب سے بات کرنی ہے۔'' دوسری طرف سے میرب کی آواز آئی۔ ''جلدی بات ہو جائے تو اچھا ہو جائے گا۔''

''وہ بزی ہیں۔ آپ ویک اینڈ کے بعد کال کر سکتی ہیں۔''

''اوکے شکریہ۔''

''بات کروادیں۔'' زیب نے رسیور واپس نیچے رکھ کر منہ بنا کر میرب کی نقل کی۔

''ایک یہ جہان کم تھا اوپر سے یہ۔۔۔'' وہ بڑبڑاتا ہوا کمپیوٹر پہ کوئی فائل تیار کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

انٹرکام کی گھنٹی بجی۔

''جی سر۔''

''میرب کے ساتھ آج شام کی میٹنگ فکس کرو۔'' جہان کی آواز زیب کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔

''اوکے سر۔''

اس نے ریسیور نیچے رکھا۔

''لو جی اب اس کو میڈم میرب کی یاد آگئی۔'' وہ دوبارہ بڑبڑاتا ہوا میرب کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔

---☆☆☆---

جمعہ کی نماز کے بعد قمر گھرانہ میں تقریب کی تیاری ہونے لگی تھی۔

روبی صبح سویرے ہی انکی طرف آگئی تھی اور وہ صلومی کو لے کر پارلر گئی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

کمیل اور ساغر کھانے کی تیاری میں لگے ہوئے تھے اور چچی شمیم گھر کے اندرونی انتظامات دیکھ رہی تھیں۔

''تم بھی حمام چلے جاؤ۔'' ساغر بولا تھا۔ ''میں یہاں دیکھتا ہوں۔''

''پکی بات؟'' کمیل بولا تھا۔

''ہاں ہاں بھئی جاؤ تیار ہو جاؤ۔'' ساغر نے آنکھ ماری تھی۔

کمیل اسکی طرف لپکا اور اسے گلے لگا لیا۔''شکریہ ساغر۔''

''اچھا بس کرو۔ جاؤ اب۔'' کمیل پیچھے ہٹا اور حمام چلا گیا۔

''کوئی مسئلہ ہوا تو کال کر لینا۔'' کمیل جاتے ہوئے کہہ کر گیا تھا۔

کچھ گھنٹے بعد مہمان آنا شروع ہو گئے تھے۔ نکاح مغرب کی نماز کے بعد ہونا تھا۔

کمیل بھی تیار ہو کر گھر پہنچ چکا تھا۔

مہمانوں میں محلے کے کچھ لوگ تھے۔ کمیل کے دوست یعنی کے کاشف، ساغر اور چند اور لڑکے۔

کاشف اپنے ساتھ اپنے ایک دوست، زمان علی کو بھی لایا تھا۔ کمیل نے خوش دلی کے ساتھ سب کو خوش آمدید کہا۔

www.novelsclubb.com

صلومی کی سہیلیوں میں روبی اور میرب تھیں۔میرب نے صلومی کو بتایا تھا کہ اسکے ساتھ ایک اور دوست بھی آرہی ہے لیکن وہ ابھی تک یہاں نہیں پہنچی تھی۔

سب مہمان ایک دوسرے سے باتیں کررہے تھے اور چچی انکو چائے سرو کر رہی تھی۔

صلومی،میرب اور روبی کے ساتھ اپنے کمرے میں تھی۔صلومی نے ہلکے گلابی رنگ کی گاؤن پہن رکھی تھی۔چہرے پہ لائٹ لیکن خوبصورت میک اپ تھا اور کانوں میں بڑے آویزے۔گلے میں سینے تک آتا ایک بڑا ہار اور اسکے اوپر ایک چھوٹی چین۔ماتھے پہ گول ٹیکا لگائے وہ مکمل طور پہ ایک دلہن لگ رہی تھی۔

اسکے دائیں ہاتھ میں کمیل کی دی گئی ہیرے کی انگوٹھی تھی۔جسے دیکھ کر روبی بہت خوش ہوئی تھی۔

"کاش کاشف بھی مجھے ایسے ہی انگوٹھی پہنائے۔"روبی نے صلومی کا ہاتھ دیکھ کر کہا تھا۔

''تم بہت خوش قسمت ہو صلومی۔''میرب نے یہ بات دل سے کی تھی۔

تینوں اتنی پرانی سہیلیاں تو نہ تھیں لیکن ایک دوسرے سے بہت زیادہ جڑی ہوئی اور اپنی سی لگنے لگیں تھیں۔

''مجھے بھی لگتا ہے میں بہت خوش قسمت ہوں۔''صلومی بولی تھی۔

وہ روایتی دلہنوں کی طرح آنکھیں جھکائے شرمیلی سی بیٹھی تھی۔

باہر کمیل اپنے دوستوں میں بیٹھا ہوا تھا۔اسکے دوست اسے چھیڑ رہے تھے۔

''اب تو تم گئے۔''یہ کاشف تھا۔''شادی کے بعد تو تم ہمارا نام بھی بھول جاؤ گے۔''

www.novelsclubb.com

''ہاں ملنا تو دور کی بات ہے۔''یہ ساغر تھا۔

دوسرے لڑکے بھی اسے چھیڑ رہے تھے لیکن علی خاموش سا ایک طرف بیٹھا تھا۔

اس نے میرب کو صلومی کے کمرے میں جاتے دیکھ لیا تھا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ میرب بھی یہاں ہو گی۔

لیکن میرب اس بات سے بے خبر تھی کہ علی بھی یہاں ہے۔

دروازے پہ دستک ہوئی اور دروازہ ساتھ ہی کھل بھی چکا تھا۔

ساغر کی نظریں اندر آنے والے وجود کو دیکھ رہیں تھیں۔آنے والا اور کوئی نہیں تنزیلہ تھی۔وہ سیدھا عورتوں کے گروپ کی طرف بڑھی اور ان سے دلہن کا پوچھ کر صلومی کے کمرے میں چلی گئی۔

''کیا ہوا تمہیں؟'' کمیل نے اسے کندھا مارا تھا۔

''کچھ نہیں۔''

کمیل نے اسے غور سے دیکھا۔وہ جانتا تھا کہ کچھ تو ہوا ہے ورنہ ساغر ایسے کچھ لمحوں کیلئے برف نہ بنتا۔

''کب تک آرہے ہیں مولوی صاحب۔'' ساغر کی امی نے چچی سے پوچھا تھا۔

''بچوں کے بڑے ابا اور بڑی ماں ابھی تک نہیں پہنچے۔'' انکے یہ کہنے کی دیر تھی پیچھے ایک مردانہ آواز سب کو سنائی دی۔

''سوری چچی وہ نہیں آسکتے۔ وہ بہت بزی ہیں لیکن دیکھیں میں آگیا ہوں۔''

یہ آیان تھا۔

کمیل اسے دیکھ چکا تھا اور اسکا حلق تک کڑوا ہو چکا تھا۔

چچی نے اسے یہ نہیں بتایا تھا کہ ان لوگوں کو بھی دعوت دی ہے۔

چچی نے اٹھ کر اسے پیار دیا اور بولیں۔ ''کوئی بات نہیں بیٹا۔''

آیان کچھ دیر ان سے بات کرتا رہا پھر اٹھ کر لڑکوں کی طرف آگیا۔

''کیسے ہو کمیل۔'' آیان جیسے اس گلے ملنا چاہتا تھا لیکن کمیل بیٹھا رہا۔

''ٹھیک ہوں۔''

''کیا یار کمیل۔۔۔ نکاح ہے تمہارا۔ آج کے دن تو مسکرا دو۔'' آیان کی شاطر مسکراہٹ وہ اچھے سے جانتا تھا۔

"تم یہاں کیسے۔۔۔آیان۔" میرب کمرے سے باہر نکلی تو اسے آیان نظر آیا۔

آیان نے میرب کو دیکھا۔میرب یہاں کیوں ہے؟

"منگیتر صاحبہ آپ؟"

علی نے نظر اٹھا کر باری باری دونوں کو دیکھا۔

تو میرب کا منگیتر یہ لڑکا تھا۔یہ تو بہت امیر لگ رہا ہے۔

"صلومی میری دوست ہے آیان۔"

"کمیل میرا کزن ہے۔" آیان نے بتایا۔

"واہ۔۔۔کیا کمال اتفاق ہے۔مطلب میرب میری بھابھی ہے۔" وہ بیک وقت حیران اور خوش ہو رہی تھی۔"میں ابھی یہ بات صلومی اور روبی کو بتاتی ہوں۔"

وہ مڑنے لگی تھی کہ اسکی نظر علی پر گئی۔

علی یہاں کیا کر رہا تھا۔ کیا وہ کمیل کا دوست تھا۔ وہ سوچتے ہوئے صلومی کے کمرے میں چلی گئی اور سب کو اپنے اور صلومی کے بھابھی والے نئے رشتہ کا بتانے لگی۔

''میں یہ پہلے سے جانتی ہوں۔'' صلومی نے نیا انکشاف کیا تھا۔ ''ہم آیان بھائی اور تمہاری منگنی پہ آئے تھے۔''

''تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔''

''کیونکہ ہم دوست ہی ٹھیک ہیں۔ مجھے تمہیں یا تم سے خود کو بھابھی کہلوانے کا شوق نہیں ہے۔''

''اچھا۔۔۔'' میرب مسکرا دی۔ ''ہم دوست ہیں اور رہیں گے۔''

تنزیلہ خاموشی سے ایک طرف بیٹھی تھی۔

''صلومی۔۔۔ ان سے ملو میری امی۔۔۔ تنزیلہ۔'' تنزیلہ نے سر اٹھا کر میرب کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اسے ماں کہہ رہی تھی۔

صلومی نے سلام کیا۔وہ تھوڑا حیران ہوئی تھی۔اسکے تاثرات دیکھ کر میرب اسے ساری بیک اسٹوری سنانے لگی۔

باہر لڑکے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔علی انتہائی غور سے آیان کو دیکھ رہا تھا۔

آیان میں کیا خاص تھا۔وہ سوچ رہا تھا۔اس میں ظاہری طور پر کافی کچھ خاص تھا۔وہ بہت وجیہہ تھا،امیر تھا اور خوش اخلاق بھی تھا۔

علی نے اس سوچ کو دماغ سے نکال پھینکا اور چائے پینے لگا۔

’’میں مولوی صاحب کو لے آتا ہوں۔‘‘ساغر اٹھ کھڑا ہوا۔

’’میں چلتا ہوں ساتھ۔‘‘علی بولا۔

ساغر نے ایک نظر علی کو دیکھا۔یہ کیوں ساتھ آنا چاہتا ہے۔ساغر نے سوچا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''جی چلیں۔'' وہ ہولے سے بولا۔

علی اس ماحول سے نکلنا چاہتا تھا۔ پتا نہیں وہ آیا ہی کیوں تھا۔

اس موڑ پر آکر سب کی کہانیاں الجھ چکی تھیں۔ علی میرب سے معافی مانگنا چاہتا تھا لیکن وہ اب کسی اور کے ساتھ تھی۔ وہ کسی اور کی منگیتر تھی۔

ساغر اب دوبارہ کسی اور سے محبت نہیں کر سکے گا کیونکہ اسکی پہلی محبت بہت برے طریقے سے فیل ہو چکی تھی۔ وہ تنزیلہ کے سوا کسی کو اپنے ساتھ دیکھنا ہی نہیں چاہتا تھا لیکن افسوس تنزیلہ کسی اور کی بیوی بن چکی تھی۔

صلومی اور کمیل کا نکاح ہونے جا رہا تھا۔ آیان اور میرب اپنی منگنی سے خوش تھے۔

تنزیلہ خود سے بڑے بوڑھے اپنے شوہر سے محبت تو نہیں کرتی تھی لیکن وہ اسکی وفادار ساتھی تھی۔ وہ جب بھی اپنے شوہر کو دیکھتی اسے اسکی کی کئی مہربانیاں یاد آتیں۔

روبی چاہتی تھی کہ کاشف جلد از جلد اپنی امی کو رشتہ مانگنے بھیج دے لیکن کاشف ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ اپنے کام پہ فوکسڈ رہنا چاہتا تھا۔

یہ سب کہانیاں آپس میں الجھنے کے ساتھ آپس میں جڑ بھی چکی تھیں۔

ہماری زندگی بھی ایسی ہی ہوتی ہے۔ بہت سی کہانیاں بیک وقت ایک ساتھ چل رہی ہوتی ہیں۔

اس سہ گوش میں دوستیاں، محبتیں اور رشتے سب جڑ چکے تھے۔

---☆☆☆---

''تم کمیل کو کب سے جانتے ہو؟'' ساغر نے علی کو سکون سے چلتے دیکھا تو بولا۔

''نہیں جانتا۔۔۔ کمیل کاشف کا دوست ہے اور میں کاشف کا دوست ہوں۔'' وہ بتا رہا تھا۔ ''تو ایک دو بار ہی ملا ہوں کمیل سے۔''

''اچھا ٹھیک۔۔۔ تم کیا کرتے ہو؟''

''میں یونیورسٹی میں پڑھتا ہوں۔آخری سال ہے میری ڈگری گا۔''علی نے ایک نظر اسے دیکھا۔''تم کیا کرتے ہو؟''

''میں جہان اینڈ کو میں کام کرتا ہوں۔''

''ویسے ہمارا تعارف نہیں ہوا ٹھیک سے۔۔۔میں زمان علی چودھری ہوں۔'' علی نے اسکی طرف ہاتھ بڑھایا۔

''میں ساغر صدیقی۔''اس نے اسکا ہاتھ تھاما۔

''اچھا لگا تم سے مل کر۔''علی نے مسکرا کر کہا۔''چلو جو کام کرنے آئے ہیں وہ کر لیتے ہیں۔''

''ہاں چلو۔''ساغر پھیکا سا مسکرا دیا۔

---☆☆☆---

''روبی بات سنو!''کاشف نے روبی کو آواز لگائی تھی۔

''ہاں بولو کاشی۔''

www.novelsclubb.com

''بہت پیاری لگ رہی ہو۔''کاشف نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

روبی نے پیروں تک آتی پیلے رنگ کی قمیض اور چوڑی دار پاجامہ پہن رکھا تھا۔ایک کندھے پہ لمبا سا سفید اور پیلا دوپٹہ سیٹ کیا ہوا تھا۔

''شکریہ لیکن چھوڑو کوئی دیکھ لے گا۔''اس نے اپنا ہاتھ چھڑوا کر کہا اور آگے بڑھ گئی۔

وہ تنزیلہ کی طرف گئی تھی۔تنزیلہ لڑکیوں میں بیٹھی تھی۔باقی لڑکیاں گانے گا رہی تھیں لیکن وہ خاموشی سی ایک طرف بیٹھی تھی۔

''کیا ہوا آپکو؟''روبی اسکے ساتھ بیٹھ گئی۔

''کچھ نہیں۔۔۔انمول کا سوچ رہی تھی۔''تنزیلہ بولی۔''مجھے نہیں آنا چاہیے تھا۔''

''اوہو۔۔۔وہ ٹھیک ہو گی آپ انجوائے کریں نا۔''روبی چہک کر بولی تھی۔

''اچھا یار اوکے۔'' وہ دل کھول کر مسکرادی تھی لیکن اسکی آنکھیں اداس سی تھیں۔

یہ ساغر آج کل بار بار نظر کیوں آرہا ہے۔ پہلے امی کے گھر کے باہر پھر ہسپتال اور اب یہاں۔ وہ سوچ رہی تھی کہ کیسے اس مشکل سے نکلا جائے۔

کیا محبت سچ میں سوائے مشکل کے کچھ نہیں ہوتی؟

اندر کمرے میں صلومی میرب کے ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔

دفعتاً میرب کے موبائل کی گھنٹی بجی۔ اس نے موبائل ننھے ہینڈ بیگ سے نکالا۔

زیب کالنگ۔

اس نے کال اٹھا کر فون کان سے لگایا۔

''جی زیب بولیں۔'' وہ اٹھ کر ایک طرف ہو گئی تھی۔

''آج شام فری ہیں تو سر آپکو ملنا چاہتے ہیں۔'' زیب کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔

www.novelsclubb.com

''میں بزی ہوں ویک اینڈ کے بعد ہی بات ہو گی۔'' وہ اتنا کہہ کر کال کاٹ چکی تھی۔

''صبح خود کہہ رہا تھا سر بزی ہیں۔ میں کون سا ویلی ہوں۔'' وہ بڑبڑاتے ہوئے صلومی کی طرف آ گئی۔

---☆☆☆---

''کیا مسئلہ ہے اسکو صبح خود بات کرنا چاہتی تھی اور اب دیکھو میڈم کے نخرے۔'' زیب تلملا کر رہ گیا تھا۔

وہ اٹھا اور جہان کو بتانے چلا گیا۔ پھر کیا ہونا تھا جہان نے اسے خوب ڈانٹا۔ نہ جانے وہ کس بات کا غصہ اس بے چارے زیب پہ نکال رہا تھا۔

سال میں ایک بار جہان ایسا ہی ہو جاتا ہے کہ کسی کو چین سے جینے نہیں دیتا تھا۔

زیب کافی سننے کے بعد جب باہر نکلا تو اسکا چہرہ شرمندگی سے لال ہو چکا تھا۔

''کوئی بات نہیں سر۔۔۔مجھے پتا ہے آپ کا پسندیدہ نمائندہ یہاں نہیں ہے اسی لئے آپ مجھے اتنی سنا رہے ہیں۔'' وہ بڑبڑاتا ہوا لفٹ کی طرف بڑھ رہا تھا۔

جہان نے اسے ایک بہت دور بنے کیفے سے کافی لینے بھیجا تھا۔

زیب کو سزا دی گئی تھی۔

---☆☆☆---

سلطان شازیہ کے ساتھ اپنے کمرے میں بیٹھا تھا۔وہ کسی موضوع پہ بات کر رہے تھے کہ ثمر کے چلانے کی آوازیں آنے لگی۔

شازیہ نے پریشانی سے سلطان کو دیکھا اور دوسرے پہ پل وہ ثمر، ثمرہ کے کمرے کی طرف بھاگے تھے۔

انہوں نے دروازے کو زور سے کھولا اور اندر گھس آئے۔

ثمرہ زمین پہ بے ہوش گری ہوئی تھی اور ثمر اسے جھنجوڑ کر ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔

''کیا ہوا اسے؟''شازیہ ثمرہ کی طرف لپکی تھیں۔

''پتا نہیں ماما۔۔۔ہم کھیل رہے تھے پھر یہ خاموش ہو کر بیٹھ گئی ابھی یہ باہر جانے لگی تھی کہ گر گئی۔''ثمر ابھی تک اسکے قریب بیٹھا تھا۔

شازیہ بھی زمین پر بیٹھ گئی اور ثمرہ کا سر اپنی ٹانگ پر رکھ کر اسے جگانے کی کوشش کرنے لگی۔

''پانی۔۔۔''ثمر بوکھلاہٹ میں اٹھا۔''میں پانی لاتا ہوں۔''

سلطان کے چہرے پر بھی پریشانی تھی۔''کیا ہوا ہے اسے۔۔۔''

اتنے میں ثمر پانی کا گلاس لے آیا۔

شازیہ نے پانی کے چھینٹے ثمرہ کے چہرے پر مارے۔

''میں ڈاکٹر کو کال کرتا ہوں۔''سلطان اتنا کہہ تیزی سے باہر نکل گئے۔

ثمرہ نے آنکھیں کھولی۔اسکی پلکیں جیسے بہت بھاری تھیں۔وہ ہوش میں آچکی تھی۔

www.novelsclubb.com

''امی۔۔۔وہ رانی باجی۔۔۔''

''کیا ہوا۔۔۔چلو اٹھو بیڈ پر لیٹ جاؤ۔''شازیہ نے اسے سہارا دے کر اٹھایا اور اسکے بیڈ کی طرف لے آئی۔

''امی رانی باجی۔۔۔''وہ بیڈ پر لیٹتے ہی دوبارہ بے ہوش ہو گئی۔

''سلطان جلدی ڈاکٹر کو بلائیں۔''شازیہ نے گلا پھاڑ کر کہا تھا۔

وہ ڈر چکی تھیں۔انکی اولاد کو کچھ ہو گیا تھا۔وہ کیسے سکون میں رہ سکتی تھی۔

---☆☆☆---

مرید صاحب اپنے سٹڈی روم میں بیٹھے کوئی فائل دیکھ رہے تھے۔چہرے پر سنجیدگی تھی۔

میز پر ایک طرف لیپ ٹاپ کھلا پڑا تھا اور ایک طرف چائے کا کپ رکھا تھا۔

دفعتاً ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔

''ہیلو۔۔۔جی رضا صاحب۔''

''ہم شادی کی تاریخ طے کرنا چاہتے ہیں۔'' رضا صاحب کی آواز انکی سماعتوں سے ٹکرائی۔

''جی ضرور میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ جلد ہی شادی کی تاریخ طے ہو جائے اور پھر شادی۔''

''تو ٹھیک ہے۔۔۔آج شام ہم آپکی طرف آرہے ہیں۔''

چند منٹ بات کرنے کے بعد انہوں نے رسیور رکھ دیا۔

وہ سوچتے ہوئے چائے پینے لگے۔ کچھ دنوں سے انہیں میرب کی ماں بہت یاد آرہی تھی۔

www.novelsclubb.com

پتا نہیں وہ زندہ بھی تھی کہ نہیں۔ پتا نہیں وہ کہاں غائب ہوئی تھیں۔ چھ ماہ تک انکی تلاش جاری رہی تھی لیکن ناکامی نے اپنا منہ دکھایا۔

''تم ہوتی تو ہم مل کر اپنی بیٹی کی شادی کرتے۔'' وہ میز پر رکھے فوٹو فریم کو دیکھتے ہوئے بڑبڑائے تھے۔

---☆☆☆---

احسان فصل کو دیکھنے کے بعد گھر آیا تو اسکا چھوٹا بھائی ہوم ورک کر رہا تھا۔

احسان اسکے پاس تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد اندر کمرے میں آگیا۔اس نے کونے میں رکھا اپنا صندوق کھولا اور کپڑے ایک طرف کر کے کچھ تلاش کرنے لگا۔آخر اس نے ہاتھ صندوق سے نکالتے تو اسکے ہاتھ میں چمکتا ہوا سونے کا ہار تھا۔

''تم نے میری بات مانی ہی نہیں۔'' وہ ہولے سے بولا جیسے وہ سن رہی ہو لیکن رانی مر چکی تھی۔

یہ شازیہ بی بی کا ہار تھا جو انہوں نے رانی کو دیا تھا۔وہ ہار رانی کو کیوں دے گیں اور یہ ہار احسان کے پاس کیا کر رہا تھا۔

یہ ایک پہیلی تھی جو یا تو احسان حل کر سکتا تھا یا شازیہ بی بی۔

''یہ کیا ہے بھائی؟'' احسن اسکے ہاتھوں میں ہار دیکھ چکا تھا۔

''کچھ نہیں۔۔۔جاؤ اپنا ہوم ورک کرو۔'' احسان نے تیزی سے ہار اپنے پیچھے چھپالیا۔

''کس کا زیور ہے یہ بھائی؟'' احسن اسکے قریب آیا۔

وہ چھوٹا تھا لیکن سمجھدار تھا۔

''یہ وہی ہار ہے نا جو رانی باجی نے دیا تھا اس رات آپکو۔'' وہ یاد کرتے ہوئے بولا۔''اس رات رانی باجی گھبرائی ہوئی کھیتوں میں آئی تھی اور اگلے دن صبح باجی کی لاش ملی تھی۔''

''زیادہ مت سوچو احسن۔'' وہ اس سنبھل چکا تھا۔''یہ اسکی امانت ہے۔''

''ہوں۔۔۔'' احسن سوچتے ہوا کمرے سے نکل گیا۔

''یہ اس نے مجھے کیوں دیا یہ میں نہیں بتا سکتا تمہیں۔'' وہ ہولے سے بولا تھا۔

''اسکے ساتھ بہت غلط کیا ہوا۔''

اس نے واپس وہ ہار صندوق میں رکھا اور باہر آگیا۔

"ابا کو نہ بتانا اس بارے میں۔" اس نے احسن کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔

"یہ راز ہے۔اسے راز ہی رہنے دو۔"

"اچھا بھائی۔" احسن نے بے پرواہ انداز میں کہا تھا۔

اس ہار کی کہانی آخر تھی کیا؟

---☆☆☆---

"ڈیئر کزن ہم دونوں دشمن نہیں ہیں۔ہمارے ماں باپ تھے۔میں بس اپنی فیملی کو پروٹیکٹ کر رہا ہوں۔جو بھی جھگڑا ہے بیٹھ کر حل ہو سکتا ہے۔" آیان کمیل کے ساتھ بیٹھا ہولے ہولے بول رہا تھا۔بظاہر وہ مسکرا رہا تھا۔

"آیان۔۔۔یہ بات کرنے کا ٹھیک وقت ہے نہ موقع۔مجھے نہیں پتا تھا کہ چچی تم لوگوں کو بھی مدعو کریں گیں۔تم آ ہی گئے ہو تو سکون سے میرا نکاح ہو جانے دو۔اور ہاں اب بیٹھ کا مسئلہ حل نہیں کیا جا سکتا۔تم لوگوں نے مجھے قتل کرنے کی پلاننگ کی تھی یاد نہیں۔۔۔میں اب اگلے پچھلے ہر ظلم کا بدلہ لوں گا۔"

آیان مزید سنے بغیر اٹھا اور دوسرے لڑکوں کی طرف بڑھ گیا۔

ساغر اور علی مولوی صاحب کو لے آئے تھے۔ مغرب کی اذان ہوئے بیس منٹ گزر چکے تھے۔

مولوی صاحب چچی کے ساتھ صلومی کے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

صلومی کو اچانک پسینہ آنے لگا تھا۔اس نے باریک سادو پٹہ اوڑھ رکھا تھا جس سے چہرہ چھپ گیا تھا۔وہ گھبرا رہی تھی۔

''تم ٹھیک ہو نا؟'' روبی اسکے بلکل قریب ہو کر پوچھ رہی تھی۔

''ہاں۔۔۔''صلومی اتنا دھیرے سے بولی کہ روبی کو سنائی تک نہیں دیا تھا۔

''کمیل رحمت ولد رضوان رحمت کے ساتھ سکہ رائج الوقت دس لاکھ حق مہر آپکو یہ نکاح قبول ہے؟''مولوی صاحب کی بھاری آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔

اسے یوں لگ رہا تھا جیسے یہ آواز بہت دور سے آئی ہو۔

''کیا آپکو قبول ہے؟''

روبی نے اسے کندھا مارا۔

صلومی نے نظر اٹھا کر اپنی ماں کو دیکھا۔امی نے ہاں کی صورت ہلکا سا سر ہلایا۔

"جی قبول ہے۔"

"کیا آپکو قبول ہے؟"بھاری آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔اس بار جیسے مولوی صاحب کی آواز بلکل قریب سے آئی تھی۔

"جی قبول ہے۔"

"کیا آپکو قبول ہے؟"

"جی مجھے قبول ہے۔"

"یہاں دستخط کریں۔"مولوی صاحب نے نکاح نامہ اسکے آگے کیا۔

اس نے کانپتے ہاتھوں سے دستخط کر دیے۔

وہ آج اور ابھی سے کمیل کی زوجہ بن چکی تھی۔

مولوی صاحب چچی کے ساتھ کمرے سے نکل آئے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پیچھے لڑکیاں صلومی کو مبارکباد دینے لگیں۔

وہ اب لڑکے کے پاس بیٹھے تھے۔سب لڑکے بھی آس پاس کھڑے تھے۔کمیل کی ایک طرف ساغر بیٹھا ہوا تھا اور دوسرے طرف مولوی صاحب۔

''شروع کریں مولوی صاحب۔''ساغر بولا تھا۔

سب لڑکے ہنسنے لگے۔آیان سب سے پیچھے ایک طرف سنجیدہ سا بیٹھا تھا۔

کاشف اور علی ساتھ ساتھ کھڑے تھے۔

''صلومی رحمت ولد قمر رحمت کے ساتھ سکہ رائج الوقت دس لاکھ آپکو یہ نکاح قبول ہے؟''

''قبول ہے۔''کمیل کا دل تیزی سے دھڑکا۔

''کیا آپکو قبول ہے؟''

''قبول ہے۔''

www.novelsclubb.com

''کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے؟''مولوی صاحب نے تیسری اور آخری بار پوچھا تھا۔

''جی مجھے قبول ہے۔''

''مبارک ہو۔''ساغر ہولے سے بولا تھا۔

مولوی صاحب نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تو سب لوگوں نے بھی ہاتھ اٹھا لئے۔

دعا کے بعد سب لڑکے کمیل کو گلے لگ کر ملے اور مبارکباد دی۔

آیان آخر میں اسکے قریب آیا تھا۔

''مبارک ہو کزن۔''وہ اسکے گلے لگا۔

کمیل نے بے دلی سے اسے پیچھے کیا تو وہ بولا۔''ایزی رہو کمیل نکاح ہوا ہے تمہارا۔''وہ مسکرایا تھا۔

اس مسکراہٹ میں کمیل کو کوئی اور جذبہ دکھائی نہیں دیا تھا۔وہ مسکرا رہا تھا بنا کسی چھپے مطلب کے۔

اسکے بعد کھانا کھل گیا اور سب ٹیبلز پر بیٹھ کر کھانا کھانے لگے۔ عورتوں کو چچی بار بار پوچھ رہیں تھیں اور مردوں کا دھیان ساغر رکھ رہا تھا۔

کمیل بھی صوفے پہ بیٹھا کاشف اور علی کے ساتھ اپنے نکاح کا کھانا کھا رہا تھا۔

اندر کمرے میں صلومی سے کچھ کھایا ہی نہیں گیا۔

''کھالو کچھ یا نکاح کی خوشی میں کھایا نہیں جا رہا۔'' روبی شوخی سے بولی تھی۔

''ہاں کھالو۔ چاول ڈال کر دوں پلیٹ میں؟'' میرب پاس بیٹھی گوشت کی بوٹیاں کھا رہی تھی۔

''نہیں یار دل گھبرا رہا ہے۔'' صلومی ہولے سے بولی۔

''زیادہ سوچو نہیں تم کمیل بھائی کے ساتھ خوش رہو گی۔'' تنزیلہ سنجیدگی سے بولی تو وہ مسکرا دی۔

باہر سب لوگ کھانا کھا کر فارغ ہو چکے تھے اور اب خوش گپوں میں مصروف تھے۔

چچی کمرے میں آئی اور لڑکیوں کو دلہن باہر لانے کا کہا۔

صلومی کی ایک طرف روبی اور دوسری طرف میرب تھی۔وہ دونوں اسے باہر لے آئی تھیں۔

فوٹو گرافر بھی پہنچ چکا تھا تو وہ ہر منظر کو کیمرے میں قید کر رہا تھا۔

صلومی کو آتے دیکھ کمیل صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''ہاتھ دو بھابھی کو۔''کاشف چہکا تھا۔

کمیل نے ہاتھ آگے بڑھایا اور صلومی نے اسے تھام لیا۔وہ صوفے پہ دونوں ساتھ ساتھ بیٹھ گئے۔

''آجائیں سب دوست۔۔۔ گروپ فوٹو کرتے ہیں۔''میرب نے اعلانیہ کہا۔

صلومی کی طرف روبی بیٹھ گئی تھی جو کہ پورے دل مسکرا رہی تھی اور کمیل کی طرف ساغر بیٹھ گیا۔

ساغر نے ایک نظر تنزیلہ کو دیکھا اور زخمی سا مسکرا دیا۔

ساغر کے دائیں طرف کاشف اور علی کھڑے تھے۔کاشف مسکرارہا تھا جبکہ علی سنجیدہ سا کھڑا تھا۔

روبی کی بائیں طرف تنزیلہ کھڑی تھی جبکہ اسکے ساتھ میرب کھڑی مسکرا رہی تھی۔

''آیان آپ بھی آجائیں۔''میرب نے آواز لگائی تو وہ بھی اسکے ساتھ آکر کھڑا ہو گیا۔

فوٹو گرافر نے اس مکمل لمحے کو قید کر لیا۔

اس تصویر میں ہماری اس سہ گوش کے کئی اہم کردار ایک ساتھ قید ہو چکے تھے۔

''ماشاءاللہ۔''کمیل نے ایک نظر صلومی کو دیکھا۔''بہت پیاری لگ رہی ہو۔''

سب لوگ الگ الگ ہو کر بیٹھ چکے تھے۔سب تصویریں بنوا رہے تھے۔

''مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے ہم اس رشتے کی دوڑ میں بندھ چکے ہیں۔'' کمیل ہولے ہولے بول رہا تھا کہ صرف صلومی سن پا رہی تھی۔

''مجھے تم سے آج اور بھی محبت ہو گئی ہے۔''

صلومی نظریں جھکائے سن رہی تھی۔

''میں نے ہمارے لئے سن سٹار (ہوٹل کا نام) میں بکنگ کی ہے۔'' کمیل مسکرایا۔ ''ہم چند دن وہاں رہے گیں۔''

شام رات میں بدل رہی تھی۔

سب مہمان دھیرے دھیرے جا رہے تھے۔ جانے والوں میں سب سے پہلے آیان گیا تھا۔ اسے کسی ضروری بزنس ڈنر پر جانا تھا۔ (شاید یہ اسکا بہانہ تھا۔)

تنزیلہ بھی جلدی چلی گئی تھی کیونکہ اسے انمول کی بہت فکر ہو رہی تھی۔

ساغر نے اسے جاتا دیکھ لیا تھا۔ وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔

---☆☆☆---

وہ قدم قدم چلتی اپنے گھر کی طرف جا رہی تھی۔اسکے چہرے پہ سنجیدگی تھی۔

اُف یہ ساغر کیوں نظر آگیا؟ وہ وہاں سے جلدی بھی اسی لئے نکل آئی تھی

کیونکہ وہ ساغر کو اور خود کو مزید ایک ہی جگہ پہ نہیں دیکھ سکتی تھی۔

''تنزیلہ۔۔۔رکو۔۔۔''اسکی سماعتوں سے ساغر کی آواز ٹکرائی تھی۔

وہ غصے سے مڑی۔وہ اسکے سامنے کھڑا تھا۔

''بہت بے شرم ہو تم۔''

وہ اسکے قریب آگیا تھا۔

''ایک دفعہ بات سن لو۔پھر کبھی تمہارے سامنے نہیں آؤنگا۔''وہ ہولے سے بولا۔

اسکا دل تیزی سے دھڑکا۔وہ اس سے ایک بار بات کرنا چاہتا تھا۔

وہ اسے چھوڑ گیا تھا۔وہ معافی مانگنا چاہتا تھا۔

''بولو۔''وہ سنجیدگی سے بولی۔

وہ اسے نہایت اجنبیت سے دیکھ رہی تھی۔

"کہیں بیٹھ کر بات کریں؟"

"ساغر صاحب میں آپکی دوست ہوں نہ کچھ اور لگتی ہوں آپکی۔ میرے لئے آپ اجنبی ہیں۔ میں کسی اجنبی کے ساتھ کہیں بیٹھ کر بات کیوں کروں گی؟" وہ تیز تیز بنا رکے بولتی گئی۔ "میں شادی شدہ ہوں اور ماضی میں ہوئی سب باتیں بھول چکی ہوں۔ آپ بھی بھول جائیں تو بہتر ہے۔"

"وہ۔۔۔" وہ کچھ بولتے بولتے رک گیا۔

اسے یوں اسکے پیچھے آنا ہی نہیں چاہیئے تھا۔ وعدے توڑنے والا بھی ساغر ہی تھا تنزیلہ کا تو کوئی قصور تھا ہی نہیں۔

تنزیلہ واپس مڑی اور تیز تیز قدم بڑھاتی چلی گئی۔

ساغر بھی شرمندہ سا بولا اور واپس قمر گھرانہ کی طرف چل دیا۔

---☆☆☆---

علی صوفے پہ بیٹھا کاشف سے کوئی بات کررہا تھا۔سامنے والی میز پہ میرب روبی کے ساتھ موبائل پہ تصویریں دیکھ رہی تھی۔

''علی اسکی منگنی ہو چکی ہے۔''کاشف بولا۔''اب تم دونوں دوست صرف رہ سکتے ہو۔وہ بھی اگر میرب رہنا چاہے تو۔''

''ہاں۔۔۔''علی دھیرے سے بولا۔''ہم دوست نہیں بن سکتے۔جب کسی سے ایک بار محبت ہو جائے اس سے پھر کبھی کوئی دوستی کا رشتہ نہیں بن سکتا۔میرے دل میں اسکے لئے پیار ہے نا کہ دوستوں کیلئے جو عزت ہوتی ہے وہ۔''

''پھر بھی اب وہ آیان کی منگیتر ہے۔وہ کمیل کا کزن بھی ہے اور آج آیا بھی تھا یہاں۔''کاشف اسے سمجھا رہا تھا۔

''اچھا یار کوئی اور بات کرو۔''وہ اکتا کر بولا۔''نکلیں یہاں سے؟''

''ہاں میں روبی سے بات کر کے آتا ہوں۔''کاشف بولا اور اٹھ کر روبی کی طرف بڑھ گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''ہم کبھی دوست نہیں بن سکتے۔''اس نے دور سے ہی دیکھتے ہوئے میرب کو کہا تھا لیکن میرب اس سے دور تھی۔وہ کیسے سنتی۔

کاشف روبی کے قریب چلا آیا۔

''روبی چلیں اب؟''کاشف نے پوچھا۔''میرب تم بھی ہمارے ساتھ ہی چل لو۔''

''میں علی کے ساتھ نہیں جا سکتی۔''وہ روبی کی طرف مڑی۔''تمہیں جانا ہے تو جاؤ۔میں ڈرائیور کو بلا لوں گی۔''

''کاشف تم اپنے دوست کے ساتھ جاؤ میں میرب کے ساتھ نکلوں گی۔''

''اوکے فائن۔''

''چلو نکلتے ہیں۔''کاشف نے واپس آکر علی کو کہا۔

علی پوچھنا چاہتا تھا کہ میرب ساتھ نہیں آرہی لیکن وہ خاموش رہا۔وہ دوبارہ کاشف کا لیکچر نہیں سننا چاہتا تھا۔

وہ کمیل اور صلومی کو ایک بار پھر مبارک باد دے کر وہاں سے نکل گئے۔

کچھ دیر بعد میرب اور روبی بھی چلی گئیں۔

---☆☆☆---

کہانی کو کچھ سال پیچھے لے جاتے ہیں۔

وہ ایک خوبصورت دن تھا۔ دھوپ اور سفید بادلوں والا حسین دن۔

ساغر گرے شلوار قمیض میں ملبوس بہت وجیہہ لگ رہا تھا۔

وہ آج کے مقابلے زیادہ زندہ دل اور خوش لگ رہا تھا۔ اسکی آنکھوں کے گرد سیاہ ہلکے تھے نہ بڑھی ہوئی شیو۔

www.novelsclubb.com

وہ گھر سے نکلا اور اپنی موٹر پہ سوار ہو گیا۔

یہاں سے دور تنزیلہ اپنے کمرے میں لگے آئینے کے سامنے کھڑی اپنا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

اس نے سرخ لپ اسٹک کھولی اور ہونٹوں پہ لگانے لگی۔

''امی پھر پوچھیں گیں کہاں جا رہی ہو اتنا تیار ہو کر۔'' وہ جیسے سر گوشی کے انداز میں بولی۔ ''بیگ میں رکھ لیتی ہوں باہر نکل کر لگا لوں گی۔'' اس نے لپ اسٹک بیگ میں ڈالی اور پھر دوپٹہ ٹھیک کر کے نیچے چلی آئی۔

''امی۔۔۔میں زرا گڑیا (محلے کی ایک دوست کا نام) کے ساتھ اردو بازار جا رہی ہوں۔'' یہ کہتے ہوئے اسکا دل رکا اور پھر تیزی سے دھڑکا تھا۔

وہ امی سے جھوٹ بول کر ساغر سے ملنے جا رہی تھی۔ وہ پیار کیلئے اپنی ماں کی آنکھوں میں دھول جھونک رہی تھی لیکن اس بات کا احساس جلد ہی غائب ہو گیا۔

''جلدی لوٹ آنا۔''

www.novelsclubb.com

وہ مسکراتی ہوئی باہر نکل رہی تھی۔ وہ تیز تیز قدموں سے چلتی گلی کی آخر تک پہنچ گئی۔

ساغر ایک طرف موٹر سائیکل پہ بیٹھا اسکا انتظار کر رہا تھا۔ وہ آس پاس دیکھتی ہوئی جلدی سے اسکے پیچھے بیٹھ گئی۔

''سرخ پہن کر آتی یار۔۔۔''

وہ شکوہ کر رہا تھا یا شکایت۔

''انسان کے بچے بنو اور چپ کر کے گاڑی چلاؤ۔ پہلے ہی احساسِ جرم ہو رہا ہے۔''

''کس لئے ہو رہا ہے یہ احساسِ جرم۔''

وہ گاڑی روڈ پہ نکال لایا تھا۔

وہ خاموش رہی۔

کچھ دیر بعد وہ نیو ٹاؤن پارک پہنچ چکے تھے۔ دونوں اندر آ گئے اور اپنی مخصوص جگہ کی طرف آ گئے۔

وہ درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔

''تو کیسا احساسِ جرم؟'' وہ اسے دیکھ رہا تھا۔

''جھوٹ بول کر تم سے ملنے کا احساس جرم۔امی کو جھوٹ بول کر آتی ہوں۔انکی آنکھوں میں خاک جھونک کر آنا پڑتا ہے مجھے۔''

''ریلیکس یار۔''

ساغر نے اسکا ہاتھ پکڑنا چاہا۔

''تم رشتہ کب بھیجو گے۔نوکری مل جائے گی رشتہ بھیجوادو۔''اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔''ورنہ بھول جاؤ مجھے۔''

وہ غصے سے اٹھی اور تیز تیز چلتی وہاں سے دروازے کی طرف جانے لگی۔

ساغر بھی اٹھ کھڑا ہوا لیکن اس نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی۔

وہ دروازے کے پاس پہنچ چکی تھی۔وہ وہی پیچھے کھڑا تھا۔

''میں اب کبھی بھی یہاں نہیں آؤں گی۔''اس نے خود سے عہد کر لیا تھا۔

وہ تیز تیز چلتی جا رہی تھی کہ اچانک وہ کسی سے ٹکرا گئی۔

وہ بڑی عمر کا ایک وجیہہ سا مرد تھا۔

''سوری۔۔۔میں نے دیکھا نہیں۔میں کال پہ تھا۔'' وہ معافی مانگنے لگا۔

''کوئی بات نہیں۔'' وہ لٹ کو کان کے پیچھے ڈالتے ہوئے وہاں سے گزر گئی۔

وہ رکشہ پکڑ کر گھر آ گئی تھی۔

اس آدمی نے اسے رکشے پر بیٹھتے ہوئے دیکھا تھا۔

''تم ٹھیک ہو تنزیلہ؟'' وہ گھر پہنچی تو امی نے پوچھا تھا۔''بہت جلدی آ گئی ہو اور منہ کیوں لٹکا ہوا ہے؟''

''امی اب میں کبھی بھی نہیں جاؤں گی۔''

وہ کہنا چاہتی تھی کہ وہ کبھی بھی جھوٹ بول کر ایک غیر مرد کو ملنے نہیں جائے گی لیکن وہ اتنا ہی کہہ سکی تھی۔

وہ اوپر اپنے کمرے میں چلی آئی۔

اس نے بیگ سے سرخ لپ اسٹک نکالی اور اسے فرش پہ زور دے مارا۔نازک سی لپ اسٹک ٹوٹ گئی۔سرخ رنگ فرش سے چپک گیا۔

"اب میں تم سے کبھی نہیں ملو گی۔" وہ غصے میں تھی یا شاید دکھی تھی۔

کچھ دیر پہلے وہ بہت خوش تھی لیکن اب وہ سب کچھ پیچھے چھوڑ دینے کا عہد کر چکی تھی۔

کبھی کبھی ہمیں مشکل فیصلے لینے ہی پڑتے ہیں۔

"اس نے مجھے روکا تک نہیں۔"

وہ بیڈ پہ بیٹھ گئی۔ یوں جیسے کوئی جنگ ہار کر آئی ہو۔

"وہ مجھے روک لیتا تو میں رک جاتی۔"

اسکی آنکھیں گرم ہونے لگیں تھیں۔

"وہ روک لیتا تو میں اس کی ہر غلطی پھر سے معاف کر دیتی اور تھوڑا اور انتظار کر لیتی۔"

ایک گرم آنسو اسکی آنکھ سے نکلا اور گال سے پھسل کر نیچے گر گیا۔

"لیکن وہ روکنا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔۔ یا شاید اس سے روکا نہیں گیا۔"

وہ گرنے کے انداز میں لیٹ گئی۔اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

---☆☆☆---

دل ٹوٹ کر بکھرے ہیں

ماضی میں بہت

ٹوٹنے والے ہیں دل اب

اس حسین حال میں بھی

ماضی کے ٹوٹے پھوٹے حصوں کو بعد میں جوڑ لیا جائے گا۔ابھی کیلئے اس حسین حال میں آتے ہیں جہاں کچھ اہم ہونے جارہا ہے۔

صلومی کو کمیل کے ساتھ رخصت کر دیا گیا تھا۔ کمیل نے چچی کو پہلے ہی اپنے منصوبے کے متعلق بتادیا تھا۔

وہ اور صلومی چند دن سن سٹار ہوٹل میں رہے گیں اور اسکے بعد جب وہ دونوں واپس گھر آئیں گیں تو اس گھر کو فروخت کر کے کسی اچھی جگہ شفٹ ہو جائے گیں۔

کمیل نے کار رینٹ کروالی تھی۔ کمیل کار ڈرائیو کر رہا تھا اور صلومی ساتھ والی مسافر سیٹ پہ بیٹھی تھی۔

دونوں نے لباس تبدیل کر لیا تھا۔

صلومی نے آسمانی رنگ کی کھلی سی فراک پہنی ہوئی تھی۔ جس پہ بڑے بڑے گلابی اور سفید پھول بنے ہوئے تھے۔

کمیل نے گہرے نیلے رنگ کی جینز اور سرخ سفید پولو شرٹ پہن رکھی تھی۔

''تم اتنی خاموش کیوں ہو؟'' کمیل نے ایک نظر اسے دیکھا۔

''اب میں آپ کی بیوی ہوں اس لئے۔''

کمیل اسکی بات سن کر ہنسنے لگا۔

www.novelsclubb.com

''تو بیویاں کم بولتی ہیں کیا؟''

''پتا نہیں۔۔۔رسالوں میں تو ایسا ہی ہوتا ہے۔'' وہ شرمندہ سی ہوئی۔

''ارے یار پہلے کی طرح ہی رہو۔ تم اب بھی میری دوست ہو پہلے کی ہی طرح۔'' وہ مسکرایا۔ ''تم میرے لئے وہی صلومی بن کر رہو۔''

اتنا کہنے کی دیر تھی۔ صلومی اسے آج ہوئی ساری باتیں بتاتے لگی۔

وہ مسکراتا ہوا سنتا رہا۔

اسے صلومی ویسی ہی پسند تھی جیسی وہ تھی۔ وہ اسے بدلنا نہیں چاہتا تھا نہ بدلتا ہوا دیکھنا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

---☆☆☆---

رات گہری ہو چکی تھی۔

زیب کے ماتھے پر پسینہ چمک رہا تھا اور وہ تیزی سے بھاگتا ہوا اپنے باس کے آفس جا رہا تھا۔

اسے بہت اہم انفارمیشن ملی تھی جو وہ جلد از جلد باس کو بتانا چاہتا تھا۔

وہ آفس کے باہر پہنچ چکا تھا۔ وہ ایک پل کو رکا اور اپنی سانس ہموار کرنے لگا۔

اس نے ہلکی سی دستک دی اور اندر چلا آیا۔

جہان پاور چیئر پہ بیٹھا لیپ ٹاپ پہ کچھ پڑھ رہا تھا۔

''بولو۔'' اس نے بنا اسکی طرف دیکھ کر کہا تھا۔ ''کچھ ضروری ہی ہو گا۔''

''سر۔۔۔ میرب کا ایک بوائے فرینڈ بھی تھا۔''

''تو۔۔۔ اس میں کیا خاص ہے؟'' جہان کو جیسے اس بات میں دلچسپی نہ تھی۔

زیب کا جوش کم نہیں ہوا تھا۔

''پتا ہے وہ کون تھا؟'' زیب ایک پل کو رکا۔

جہان نے اسے دیکھا۔

''بولو بھی۔''

''وہ زمان علی تھا۔''

www.novelsclubb.com

جہان کے ماتھے کے بل کچھ کم ہوئے۔

''سروہ چودھری سلطان کا بڑا بیٹا زمان علی تھا۔ لیکن ایک لڑائی کے بعد دونوں کا بریک اپ ہو گیا تھا۔اس کے بعد مرید صاحب نے میرب کا رشتہ اپنے دوست رضا رحمت کے بیٹے آیان سے کر دیا۔آپ رضا رحمت کو بھی جانتے ہیں۔''زیب نے آخر میں معنی خیز انداز میں دیکھا تھا۔

''تم کیا سوچ رہے ہو زیب؟''

''ہم اس کو میرب کے خلاف یوز کر سکتے ہیں۔''زیب کے چہرے پہ شاطرانہ مسکراہٹ تھی۔

www.novelsclubb.com

''بیوقوف ہو تم۔۔۔ نکلو۔۔۔''جہان غصے سے دھاڑا تھا۔

سلطان کچھ سوچنے لگا تھا۔

علی نہیں جانتا تھا کہ اسکا کوئی چچا بھی ہے لیکن جہان اس کے متعلق سب جانتا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ سب کو جانتا تھا۔ جہان اس شہر میں رہنے ہر انسان کو جانتا تھا اور انکے گہرے کالے رازوں کو بھی۔

''زمان۔۔۔ تم بھی اس کھیل میں شامل ہونے والے ہو۔'' وہ بڑبڑایا تھا۔

اس نے ایک نظر میز پر رکھے فوٹو فریم کو دیکھا تھا۔

---☆☆☆---

ڈاکٹر ثمرہ کا چیک اپ کر رہا تھا۔

''یہ دو بار بیہوش ہوئی ہے۔'' سلطان نے ڈاکٹر کو بتایا۔

''کچھ نہیں ہوا۔۔۔ مجھے لگتا ہے کمزوری ہو گئی ہے۔ اس کے کھانے کا خیال رکھیں اور اسے کسی چیز کے بارے میں زیادہ مت سوچنے دیں۔''

''یہ ٹھیک ہے نا؟'' ثمر فکر مندی سے ایک طرف کھڑا تھا۔

ثمرہ بیڈ پر لیٹی سو رہی تھی۔ ڈاکٹر نے ہوش میں لا کر پوری طرح چیک اپ کیا تھا۔

اس سے بات بھی کی تو وہ بلکل ٹھیک لگ رہی تھی۔

"یہ دوائی دے رہا ہوں۔ یہ اسے شام اور کل صبح دے اور اگر ایسا کچھ ہو تو مجھے فوراً بلایا جائے۔"

"میں آپکو دروازے تک چھوڑ آتا ہوں۔" ثمر نے کہا۔

ڈاکٹر صاحب اور ثمر کمرے سے نکل گئے۔

"وہ بہت ڈری ہوئی لگ رہی تھی اور رانی کے بارے میں کچھ کہنا چاہتی تھی۔ مجھے لگتا ہے وہ کچھ جانتی ہے۔" شازیہ کی آواز میں غم تھا یا کیا سمجھ نہیں آئی۔

"اسے آرام کرنے دو اور اس بارے میں اس سے بات ہرگز مت کرنا۔"

سلطان اتنا کہہ کر کمرے سے نکل گیا۔

"نہیں کروں گی۔" وہ ہولے سے بولی۔

وہ ثمرہ کے پاس بیٹھ گئیں اور محبت سے اسے دیکھنے لگیں۔

"میری بچی۔۔۔" وہ اسکے بالوں کو ٹھیک کرنی لگیں۔

www.novelsclubb.com

---☆☆☆---

تنزیلہ گھر پہنچی تو امی انمول کے کمرے میں اسکو سوپ پلا رہی تھیں۔

''کیسی رہی تقریب۔''

امی نے اسے کرسی پہ بیٹھے دیکھا تو پوچھا۔

''ٹھیک تھی امی۔'' وہ دھیمے سے بولی۔

''کیا ہوا تھک گئی ہو؟''

''ہاں امی اور میں سوچ رہی تھی کہ میں آج واپس چلی جاؤں۔''

''کل صبح چلی جانا۔''

''اچھا امی۔۔۔میں ذرا آپکے کمرے میں آرام کر لیتی ہوں۔''

وہ بہت اداس اور دکھی لگ رہی تھی۔امی یہ سوچتے ہوئے انمول کے ساتھ باتیں کرنے لگیں۔

''یہ میرا پیچھا کیوں نہیں چھوڑ رہی۔۔۔یہ محبت۔۔۔محبت۔۔۔عذاب۔''

محبت ہمیشہ محبت نہیں رہتی۔ بکھرنے کے بعد عذاب بن جاتی ہے۔

"کاش تم واپس نہ آتے۔"

محبت ہمارا پیچھا کبھی نہیں چھوڑتی۔ کبھی نہ کبھی سامنے آتی ہی ہے اور پھر وہی یادیں ہمیں ستاتی ہیں۔

وہ امی کے کمرے میں آ گئی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔ بے آواز آنسو۔

سب کچھ بکھر جائے تو ہم آخر میں رو ہی سکتے ہیں۔

وہ بستر پر گرنے کے انداز میں لیٹ گئی۔

"کاش میں نے تم سے محبت نہ کی ہوتی۔"

ہمیں کب محبت ہو جائے یہ ہمیں معلوم نہیں ہوتا۔

اس کی آنکھوں سے آنسو گر کر تکیے میں جذب ہو رہے تھے۔ اسنے آنکھیں بند کر لی اور سونے کی کوشش کرنے لگی۔

اسکا دل پھٹ رہا تھا اور عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی۔ ساغر شہر سے باہر تھا تو اسے کبھی ایسی بے چینی نہیں ہوئی تھی لیکن وہ اب شہر لوٹ آیا تھا۔

"تم بھاگ گئے تھے۔" وہ یوں جیسے شکایت کر رہی تھی۔

وہ ہمارے سامنے نہیں ہوتے لیکن ہم اس سے باتیں کرتے ہیں۔ وہ ہمیں سن نہیں سکتے لیکن ہم اسکو دل کی بات سنا دیتے ہیں۔

"آئی مس یو لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا۔"

وہ آنسو بہاتی نا جانے کس پہر سو گئی۔

---☆☆☆---

www.novelsclubb.com

کمیل اور صلومی نے ہوٹل میں چیک ان کیا اور اپنے کمرے میں آ گئے۔ کمرہ بہت خوبصورت تھا۔

وہ یہاں اس لئے آئے تھے تاکہ انہیں کچھ پرائیویسی مل سکے۔

"کیسا لگا روم؟" کمیل نے بیگ کو الماری کی طرف رکھتے ہوئے پوچھا۔

''بہت خوبصورت ہے۔''

وہ قدم قدم چلتی کمرے میں لگی بڑی سے کھڑکی کی طرف آگئی۔اس نے ایک طرف سے پردہ کھینچا۔پردوں کے پیچھے شیشہ تھا۔

وہ ساتویں منزل پر تھے۔

اس نے باہر جھانکا۔باہر چمکتا ہوا شہر ہمیشہ کی طرح چل رہا تھا۔

''کھانا یہیں منگوا لیتے ہیں۔''صلومی مڑی۔

''ہاں ٹھیک ہے میں کافی تھک گیا ہوں۔''کمیل بولا۔

''میرے لئے پاستہ منگوائیں اور ساتھ میں کولڈ ڈرنک کوئی سی بھی۔''

''جو حکم میرے آقا۔''کمیل نے ملازموں سی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔صلومی کیلئے کچھ بھی۔

صلومی دل کھول کر ہنس دی۔

www.novelsclubb.com

''آپ کتنے چیزی ہو۔''صلومی ہنسی۔''دیکھ رہی ہوں کچھ وقت سے آپ رومانٹک ہو رہے ہو۔''

کمیل قدم قدم چلتا اسکے قریب آگیا۔

دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے۔ کمیل نے اسکے ہاتھ تھام لئے۔

''تم بہت پیاری ہو۔''

صلومی نے پلکیں جھکالی۔

''میری طرف دیکھو۔'' کمیل ہولے سے بولا۔''میں جب بھی تمہاری تعریف کرتا ہوں تم شرما جاتی ہو۔''

''مجھے شرم آتی ہے۔''

''کیوں؟''

''میں نے کتنی بچکانہ حرکت کی تھی آپکو خط لکھ کر۔''

''خط سے یاد آیا تمہارے لئے میرے پاس کچھ ہے۔'' کمیل بولا۔ ''کرسی پہ بیٹھ جاؤ۔''

کمیل الماری کے پاس رکھے بیگ کی طرف آیا اور اسے کھول کر کچھ نکالنے لگا۔

وہ صلومی کی طرف مڑا تو اس کے ہاتھ میں ایک بکس تھا۔

''یہ کہیں۔۔۔''صلومی تھوڑا حیران ہوئی تھی۔

وہ ڈبے کو بہت غور سے دیکھ رہی تھی۔

''ہاں وہی ہے۔''

کمیل کے ہاتھ میں جوتے والا ڈبہ تھا۔

کمیل گھٹنے کے بل زمین پر بیٹھ گیا۔اس نے صلومی کا ایک پیر پکڑا اور ڈبے سے ایک جوتا نکال کر اسے پہنا دیا۔

پھر دوسرا جوتا۔

یہ وہی جوتا تھا جو صلومی کو بازار میں پسند آیا تھا۔ شادی کا اس سے اچھا تحفہ نہیں ہو سکتا تھا۔

کمیل نے صلومی کی آنکھوں میں جھانکا۔ یہ تو پگھل گئی۔ کمیل نے سوچا تھا۔

صلومی کی آنکھیں چمک رہی تھی۔ کمیل کی محبت میں وہ اور بھی حسین لگنے لگی تھی۔

"تم نے یہ خرید لئے تھے۔" صلومی مسکرائی۔

"ہاں۔۔۔ میں نے سوچا تھا کسی اچھے موقع پر گفٹ کروں گا اور اب دیکھو میں اپنی بیوی کو دے رہا ہوں۔"

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

محبت سے۔

چاہت سے۔

"کمیل۔۔۔ تمہاری دائیں والی آنکھ میں لینز ہے؟" وہ تھوڑی حیران تھی۔

"ہاں میری جان۔۔۔میری اس آنکھ کی نظر کمزور ہے۔"اس نے آنکھ کی طرف اشارہ کیا۔

کمیل کی ایک آنکھ میں لینز تھا۔

صلومی نے قریب ہو کر اسکی آنکھ کو غور سے دیکھا۔ کمیل اسکی سانسیں محسوس کر سکتا تھا۔ کمیل اسے پہلی بار اتنا قریب محسوس کر رہا تھا۔

ایک پل کو جیسے کمیل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔

"او میرے خدا۔۔۔مجھے پہلے پتا ہوتا تو میں اس نکاح کو قبول ہی نہ کرتی۔"وہ پیچھے ہٹی تھی۔

www.novelsclubb.com

کمیل ساکت رہ گیا۔

صلومی ہنسی۔"مذاق کر رہی تھی۔"

کمیل نے اسے اپنی بانہوں میں بھر لیا۔

"مجھے کبھی چھوڑ کر مت جانا۔"کمیل کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔

"عجیب ہو آپ۔ میں بھلا کیوں چھوڑوں گی آپکو۔"

کمیل نے اسے خود سے الگ کیا۔

"میں کھانا منگواتا ہوں۔ تم نے کپڑے تبدیل کرنے ہیں تو کر لو۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔"

"سنو۔۔۔" وہ مڑنے لگی تھی کہ کمیل نے بازو پکڑ کر روکا۔

"میں تمہیں جان کہوں یا شونا۔"

صلومی کے گال سرخ ہوئے۔(یہ کمیل زیادہ نہیں چیزی ہو رہا؟)

"ہوں۔۔۔جان۔۔۔نہیں۔۔۔جاناں۔۔۔آپ مجھے جاناں کہہ سکتے ہیں۔" وہ مسکرائی۔

"اوکے جاناں۔" اس نے محبت سے کہا۔

وہ باتھ روم میں گھس گئی اور وہ کھانا آرڈر کرنے لگا۔

صلومی فریش ہو کر باہر نکلی تو کمیل نے صوفے کے آگے میز پہ کھانا لگوا دیا تھا۔

دونوں نے کھانا کھایا اور باتیں کرنے لگے۔ محبت کی اور اپنے آنے والے کل کی باتیں۔

یہ انکی نئی زندگی کی پہلی رات تھی۔ ایک خوبصورت رات۔

لیکن آنے والے دن ویسے نہیں ہونے تھے جیسے وہ سوچ رہے تھے۔

زندگی مشکل ہونے والی تھی۔

---☆☆☆---

اس ہوٹل سے دور ساغر اپنے کمرے میں لیٹا تھا جب اسکے موبائل کی گھنٹی بجنے کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔

اس نے سائیڈ ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھا۔ سکرین کو دیکھا۔

"باس" لکھا ہوا سکرین پر جگمگا رہا تھا۔

وہ فوراً سے بیٹھ گیا اور کال اٹھا کر فون کو کان سے لگایا۔

www.novelsclubb.com

''ساغر مجھے تمہاری ضرورت ہے۔ تمہارا ٹرانسفر میں اس شہر میں کر رہا ہوں۔ تم اب اس شہر میں رہ کر کام کرو گے۔'' یہ جہان کی آواز تھی۔

''او کے سر۔'' ساغر نے دھیمے سے کہا۔

''کل آفس آجانا کچھ اہم بات کرنی ہے۔''

کال کٹ چکی تھی۔

ساغر نے موبائل کو کان سے ہٹا کر سکرین کو دیکھا۔ کتنی ہی دیر دیکھتا رہا۔

---☆☆☆---

اگلی صبح ساغر اپنے باس یعنی جہان عاکف کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔

''تم نے میرے لئے بہت کچھ کیا ہے دوسرے شہر میں رہ کر۔ اب میں چاہتا ہوں تم میرے قریب رہ کر اس شہر میں کچھ بہت اہم کرو۔''

''جی سر، آپ بتائیں۔''

''اس تصویر کو دیکھو۔'' جہان نے ایک پرنٹ شدہ تصویر اسکے آگے کی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ساغر تصویر میں موجود انسان کو پہچان چکا تھا۔ لیکن اس نے اپنے چہرے پر کوئی تاثرات ظاہر نہیں کئے تھے۔

''اس لڑکے پر نظر رکھو۔ یہ رہی اسکی تفصیلات۔'' جہان نے ایک باریک ہی فائل اسکے سامنے رکھی تھی۔

''ٹھیک ہے سر لیکن اس بار مجھے زیادہ فیس چاہیے۔ لاسٹ ٹائم بھی ایک ہفتہ نظر رکھنے پر آپ نے صرف دو لاکھ ہی دیا تھا جبکہ میری جان خطرے میں بھی جا سکتی تھی۔''

''اس بار ہفتے کے چار لاکھ دوں گا لیکن اس بار نظر دور سے نہیں رکھنی تمہیں۔ یہ عام سا لڑکا ہے اس سے دوستی کر لو اور اسکے ہر قدم کی مجھے خبر دو۔ ہر ہفتے چار لاکھ تمہارے بینک اکاؤنٹ میں ڈال دیئے جائے گے۔''

''شکریہ۔'' ساغر مسکرایا تھا۔

یہ ساغر کا دوسرا روپ تھا جو کہ مزید آگے کہانی میں کھلنے والا تھا۔

جہان نے جانے کا اشارہ کیا۔

ساغر کمرے سے نکل گیا تو زیب بھاگتا ہوا اندر آیا۔

''سر۔۔۔'' یقیناً وہ کچھ پوچھنے والا تھا۔

''زیب جاؤ۔۔۔میرے لئے کافی لاؤ۔''

زیب کے لب ایک دم سکڑے۔

''جی لاتا ہوں۔'' وہ واپس باہر کی طرف مڑ گیا۔

وہ باہر نکل آیا تھا۔''کافی لے آؤ زیب، پانی دو زیب۔'' وہ جہان کی نقل اتارتے ہوئے بڑبڑا رہا تھا۔

---☆☆☆---

تنزیلہ صبح سویرے ہی واپس گھر آگئی تھی۔

ملازمہ نے اسے چائے بنا کر دی تو وہ اسے بنا چکھے ہی اوپر کمرے میں چلی آئی۔

مرید صاحب شاید آفس چلے گئے تھے یا رات کو آئے ہی نہ تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ بستر پر گرنے کے انداز میں لیٹ گئی۔

دروازے پر دستک ہوئی۔

''آجاؤ۔''

دروازہ کھلا۔ تنزیلہ نے دروازے کی طرف دیکھا۔

''کیسی ہو میرب۔''

میرب تنزیلہ پاس ایک طرف بیٹھ گئی۔

وہ بھی سستی سے اسکے ساتھ اٹھ بیٹھی۔

''ٹھیک ہوں لیکن آپ نہیں ہو۔''

''ایسا کیوں لگا؟''

میرب نے ایک نظر اسے دیکھا۔

''آپ کی آنکھیں بھی میرے جیسی ہیں۔ باہر سے نہیں اندر سے۔۔۔ جو روح کی عکاسی کر رہی ہیں۔''

''کیا کہنا چاہتی ہو میرب۔''

''آپکا بھی دل ٹوٹا ہے۔''میرب ہولے سے بولی۔''وہ کل وہاں تھا۔''

''کون۔''تنزیلہ کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔

تنزیلہ نے ایک نظر میرب کو دیکھا۔

کیا میرب نے ساغر کو اسے دیکھتے ہوئے دیکھا تھا یا باہر گلی میں بات کرتے ہوئے۔

''وہ لڑکا جس نے آپکا دل توڑا ہے۔''میرب اداسی سے بولی۔

''یہ کیسی باتیں کر رہی ہو تم۔''تنزیلہ نے بات بدلنی چاہی۔''صلومی پیاری لگ رہی تھی ہے نا۔''

''بات نہ بدلو۔''میرب بولی۔''کل میں نے اسے آپکے پیچھے جاتا دیکھا تھا اور پھر وہ آپ کو ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے بات کرنا چاہتا ہو۔''

''اچھا وہ جو بھی تھا ماضی تھا۔''

''ہاں تو ہم ماضی کو اپنی زندگی سے نکال تو نہیں سکتے۔'' میرب بولی۔

''ماضی کو نکال نہیں سکتے لیکن ہم بھول ضرور سکتے ہیں۔''

''آپ بھول گئی ہیں کیا۔'' میرب بولی۔

تنزیلہ نے ایک نظر اسے دیکھا۔اس نے بولنے کیلیئے لب کھولے لیکن خاموش ہو گئی۔

''مجھے بتاؤ گی کیا ہوا تھا۔'' میرب نے اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے کہا۔

''کسی کو بتا دینے سے غم کم ہو جاتا ہے۔''

''اچھا اسکا نام ساغر ہے۔۔۔''

---☆☆☆---

اس روز تنزیلہ نے عہد کر لیا تھا کہ وہ ساغر کے ساتھ اس پارک نہیں نہیں جائے گی لیکن اگلے روز ساغر کی کال آئی تو خود سے کیا وعدہ بھول کر پھر سے اسے ملنے چلی گئی۔

وہ دونوں پارک بیٹھے تھے۔

''مجھے نوکری مل گئی ہے اور میں آج ہی شہر جا رہا ہوں۔''

''نوکری مل گئی ہے تو آج ہی رشتے کی بات کرتے جاؤ میرے ابو امی سے۔''

تنزیلہ نوکری کا سن کر بہت خوش ہوئی تھی۔

''لیکن تنو نوکری والوں کی ایک پالیسی ہے کہ انکا ملازم غیر شادی شدہ اور غیر منگنی شدہ ہونا چاہیئے۔اس لئے میں رشتے کی بات نہیں کر سکتا۔'' ساغر کا سر شرم سے جھکا تھا۔

''کیا اس کا مطلب تم مجھے چھوڑ کر جا رہے ہو۔''

''نہیں میں کچھ سال بعد آ جاؤں گا۔'' وہ سمجھانے کی کوشش کرنے لگا۔

''تم بھاگ رہے ہو مجھ سے، میری محبت سے۔'' تنزیلہ کی خوشی ہوا ہو گئی تھی اور اب چہرے پر غم تھا۔

''چھوڑ نہیں رہا، میں بھاگ نہیں رہا۔'' ساغر نے اسکا ہاتھ پکڑنا چاہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''چھوڑو مجھے ذلیل انسان۔ میں تمہارے لئے اپنی ماں کو اپنے باپ کو دھوکہ دیتی ہوں اور تم اب یہ کر رہے ہو میرے ساتھ۔''

''نہیں تنو۔۔۔''

''خبر دار تو مجھے تنو کہا۔ تم بھاگ رہے ہو اس سب سے۔''

''نہیں میرا انتظار کرنا میں واپس آؤں گا۔''

''شٹ اپ!'' تنزیلہ اٹھی اور تیز تیز چلتی ہوئی پارک سے نکل آئی۔

''میں ہی کیوں انتظار کروں۔ یہ ہر چیز سے بھاگ رہا ہے تو ٹھیک میں بھی اپنی زندگی میں آگے بڑھ جاؤں گی۔''

وہ تیز تیز چل رہی تھی کہ کسی سے ٹکرا گئی۔

''محترمہ آپ مجھ سے دوسری بار ٹکرا رہی ہیں ان دو دنوں میں۔ آپ ٹھیک ہیں۔''

وہ بڑی عمر ایک دلکش آدمی تھا۔

www.novelsclubb.com

''سوری۔۔۔'' وہ جانے کیلئے مڑی۔

''رکیں آپ کو کہیں جانا ہے میں آپکی مدد کر دیتا ہوں۔''

''نہیں شکریہ۔'' تنزیلہ مڑی۔

''رکیں یہ لیں۔ کبھی ضرورت پڑی تو مجھے یاد کریئے گا۔'' وہ آدمی اپنا کارڈ اسکی طرف بڑھا رہا تھا۔

''شکریہ۔'' تنزیلہ نے وہ کارڈ تھام لیا۔

وہ رکشہ میں بیٹھ گئی اس نے کادڑ پھاڑنا چاہا لیکن پھر اس نے ارادہ بدل لیا اور اسے بیگ میں رکھ لیا۔

''بھاگ گئے ہو تم مجھ سے، میری محبت ہے۔'' وہ ساغر کو کہہ رہی تھی لیکن وہ یہاں سے دور پارک میں بیٹھا ہوا تھا۔

---☆☆☆---

''اس طرح وہ بھاگ گیا تھا۔'' تنزیلہ نے اسے اپنی کہانی سنادی تھی۔

www.novelsclubb.com

میرب اسکی کہانی سن کر بہت اداس ہو گئی تھی۔

اس کا بھی دل ٹوٹا تھا۔ وہ ٹوٹے دل کا درد سمجھتی تھی۔

''پھر آپ کی بابا کے ساتھ شادی کیسے ہوئی؟'' میرب نے پوچھا۔

وہ سب کچھ جاننا چاہتی تھی۔

''وہ پھر کسی دن بتاؤں گی۔'' تنزیلہ نے اسے ٹالا۔

''اچھا چلیں چائے پیتے ہیں۔'' میرب بولی۔

''ہم جیسے درد کے ماروں کے لیے

اگر چائے بھی نہ ہوتی تو ہم کدھر جاتے''

تنزیلہ نے اداس سی آواز میں شعر بولا تھا۔

وہ دونوں نیچے کچن میں آ گئیں۔ میرب چائے بنانے لگی اور تنزیلہ بسکٹ نکال کر پلیٹ میں لگانے لگی۔

---☆☆☆---

دور کہیں علی کے کمرے میں مشہور و معروف گلوکار علی سیٹھی کا گانا ''یاد میں تیری'' بج رہا تھا۔

یہ گانا علی کے کمرے میں رکھے ریڈیو پر بج رہا تھا۔ وہ اس کل کے جدید زمانے میں بھی کبھی کبھار ریڈیو سنا کرتا تھا۔

یاد میں تیری جہاں کو

بھولتا جاتا ہوں میں

وہ آج یونیورسٹی نہیں گیا تھا۔ وہ بیڈ پر بیٹھا اپنی اور میرب کی تصویریں دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ان تصویروں میں بہت خوش تھے۔

بھولنے والے کبھی

تجھ کو بھی یاد آتا ہوں میں

میرب نے چائے بنالی تھی اوران وہ تنزیلہ دونوں باہر لان میں بیٹھ کر چائے پی رہے تھے۔

تنزیلہ کی کہانی سننے کے بعد اسے علی یاد آرہا تھا۔

او وفا نا آشنا

کب تک سنوں تیرا گلہ

ساغر واپس گھر آچکا تھا۔وہ اپنے کمرے میں بیٹھا علی کی فائل پڑھ رہا تھا۔

وہ چودھری سلطان کا بڑا بیٹا تھا اور یونیورسٹی کا طالب علم تھا۔

چند دوست تھے اور میرب نامی سابقہ گرل فرینڈ۔

اس نے فائل ایک طرف رکھ دی۔

"مجھے تنزیلہ کو سمجھانا چاہئے۔"

"وہ شادی شدہ ہے۔" یہ اسکے دل کی آواز تھی۔

"تو۔" اس نے دل سے پوچھا۔

''تو وہ کسی اور کی ہے اب۔ تمہاری نہیں ہو سکتی۔'' دل نے سمجھانا چاہا۔

ارے بے وفا کہتے ہیں تجھ کو

اور شرماتا ہوں میں

احسان کھیتوں میں بیٹھا ہوا تھا۔اسے رانی کی یاد آرہی تھی۔وہ کس سے بات کرے اس کے بارے میں۔

محبت دھوکہ دے جائے تو اتنا غم نہیں ہوتا۔اپنے محبوب کو قبر میں جاتا دیکھ انسان ٹوٹ جاتا ہے۔

ایک دھندلا سا تصور ہے

کہ دل بھی تھا یہاں

علی نے جیب سے اپنا موبائل نکالا اور میرب کا نمبر ملایا۔

''آپکا ملایا ہوا نمبر اس وقت مصروف ہے۔''

میرب نے اس بلاک کیا ہوا تھا۔

اس نے موبائل کو بیڈ پر اچھالا اور نہانے چلا گیا۔ اسے اپنا دماغ ٹھنڈا کرنا تھا۔

اب تو سینے میں فقط

اک ٹیس سی پاتا ہوں میں

''تمہارے بابا کل رات آئے تھے گھر یا نہیں۔'' تنزیلہ نے میرب کو پوچھا تھا۔

''پتا نہیں میں نے آج ناشتے پر نہیں دیکھا انہیں۔ ہو سکتا ہے شہر سے باہر گئے ہو۔''

''اچھا۔'' اس نے چائے کے کپ کو لبوں سے لگایا۔

یاد میں تیری

بھولتا جاتا ہوں میں

ساغر کمرے سے باہر نکل آیا تھا۔ صحن میں اسکا فون بجا۔

اس نے کال اٹھائی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''ہیلو۔''اس نے موبائل فون کال سے لگایا۔

''اچھا ٹھیک ہے۔''

دُوسری طرف زیب تھا۔اس نے اسکی بات سنی اور کال کاٹ دی۔

---☆☆☆---

''جناب وہ ڈی این اے والی رپورٹ آگئی ہے۔''یہ مٹیار گل تھا جو فلک کے دفتر میں آیا تھا۔

''لاؤ۔''

مٹیار گل نے فلک کو رپورٹ دی۔

فلک نے فائل کھولی اور پڑھنے لگا۔

''مٹیار،احسان کا ڈی این اے میچ کر گیا ہے۔وہی ہے تیسرا قاتل۔تانگے کا انتظام کرو جلدی۔''

''جی جناب۔''مٹیار گل نے جوش سے کہا وہ باہر نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

---☆☆☆---

''ہیلو۔۔۔میں شاہینہ بات کر رہی ہوں۔''بھورے بالوں والی وہ لڑکی گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔''مجھ سے قتل ہو گیا ہے۔''

وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔سفید بستر پر خون لگا ہوا تھا۔بیڈ کے دائیں طرف ایک جوان لڑکا گرا ہوا تھا۔وہ بنا شرٹ کے تھا اور اسکی چھاتی سے خون بہہ رہا تھا۔

شاہینہ نامی اس لڑکی نے اس لڑکے کا قتل کر دیا اور پھر خود ہی پولیس کو کال کر کے بتا دیا تھا۔

بستر پر خون سے رنگا ہوا چاقو اس قتل کی گواہی دے رہا تھا۔

---☆☆☆---

(جاری ہے)